13772 ـ كيا چوري وراثت ميں مانع ہے ؟

سوال

لڑكي اپني بيوہ والدہ كا مال ودولت اور زيورات لے كر گھر سے بھاگ گئي , مذكورہ لڑكي كي تربيت غير اسلامي طريقہ پر ہوئي جس كي بنا پر وہ اپني والدہ كي اطاعت نہيں كرتي تھي ، اب والدہ اپني بيٹي سے مكمل طور پر ہر معاملہ ميں قطع تعلقي كرنا چاہتي ہے تو كيا مذكورہ لڑكي كا ابھي تك وراثت ميں حق ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

وراثت ميں تين اشياء مانع بنتي ہيں :

پہلي : قتل ، قاتل شخص مقتول كي وراثت ميں سے كسي بھي چيز كا وارث نہيں بنےگا اس كي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

ابوھريرہ رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: قاتل وارث نہيں بنےگا .
سنن ترمذي (2109) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح سنن ترمذي (1713) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

امام ترمذي رحمہ اللہ تعالي كہتے ہيں: اہل علم كے ہاں عمل اسي پرہے كہ قتل عمد يا قتل خطا ہوقاتل وارث نہيں بنےگا، اور بعض كا كہنا ہے كہ قتل خطا ميں وارث بنےگا امام مالك رحمہ اللہ كا يہي قول ہے .

دوسري : اختلاف دين ، لھذا مسلمان كافر كا اور كافر مسلمان كي وراثت كا وارث نہيں كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

مسلمان كافر كا اور كافر مسلمان كا وارث نہيں . صحيح بخاري (6764) صحيح مسلم (1614)

تيسري : غلامي : اگر باپ غلام ہواور بيٹا آزادہو وہ دونوں آپس ميں ايك دوسرے كے وارث نہيں بنيں گے، كيونكہ غلام كسي بھي چيزكا مالك نہيں بنتا اس كا سارا مال اس كے مالك كا ہے ، لھذا اگر غلام وارث بنے تو مال مالك كےپاس چلاجائے گا اور وہ اجنبي ہے .

دیکھیں: کتاب : التحقیقات المرضیة للفوزان صفحہ (45)

اس بناپر چورکووراثت سے نہیں روکا جاسکتا لیکن اس سے یہ مطالبہ کیا جائےگا کہ اس نے جوکچھ چوري کیا ہے وہ واپس کرے اگرواپس نہ کرے تومسروقہ مال کي تقریبا قیمت نکال کر اسے مال میراث میں شامل کیا جائےگا اور پھر تقیسم ہوگي اگر چوري کردہ سے زیادہ باقي بچے تو اسے دیا جائےگا وگرنہ کچھ نہیں دیا جائےگا ، اور چوري کرنے والے کےذمہ چوري اور نافرماني کا گناہ باقي رہےگا.

دوم :

اکثر طور پر ان والدین کوجواپنے بچوں کي تربیت میں کمي وکوتاہي کرتےہیں قبل اس کے کہ روزقیامت اللہ تعالي ان کا محاسبہ کرے انہیں دنیا میں اس جیسا ہي پھل ملتا ہے اللہ تعالي نے توماں باپ کواولاد کا مسؤل بنایا ہے عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالي عنھما بیان کرتے ہیں کہ میں نےرسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کویہ فرماتےسنا :

تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب اپني رعایا کےبارہ میں جواب دہ ہو: امام ذمہ دار ہے اور اپني رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہے ، اور مرد اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے اور وہ اپني رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہوگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کي ذمہ دار ہے اور اپني رعایاکےبارہ میں جواب دہ ہے ، اور خادم اپنے مالك کے مال ذمہ دار ہے اور اپني رعایا کےبارہ میں جواب دہ ہے ، اور مرد اپنے والد کے مال کا ذمہ دار ہے اور وہ اپني رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہے ، تم سب ذمہ دار ہو اور اپني رعایا کےبارہ میں جواب دہ ہو. صحیح بخاري (853) صحیح مسلم (1829)

اور اللہ تعالي نے والدین کوحکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپني اولاد کوجہنم کي آگ سے بچائیں فرمان باري تعالي ہے :

اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنےگھر والوں کواس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں ، جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں اللہ تعالي جوحکم دیتا ہے وہ اس کي نافرماني نہیں کرتے بلکہ جوحکم دیا جائے اسے بجا لاتے ہیں التحریم (6)

آج ہم جوکچھ اولاد کي جانب سے والدین کي نافرماني کي شکل میں دیکھتے ہیں وہ اولاد کي حقیقي اسلامي تربیت میں کمي کوتاہي کا نتیجہ وثمر ہے ، اولاد کي تربیت احکام شریعت سےہٹ کرکي جاتي ہے جس کي بنا پر وہ والدین کي حقوق کونہیں پہچانتے تو اللہ تعالي کےحقوق کوکہاں پہچانیں گے، توپھرماں باپ اولاد کي اصلاح کي امید کس طرح کرتےہیں کہ حالانکہ انہوں نے خود تو اولاد کي تعلیم وتربیت اور دیکھ بھال کرنے میں صحیح راستہ اختیار نہیں کیا ؟ !

اور جن والدین نے اپني اولاد کي حقیقي اسلامي تعلیم وتربیت میں کوئي کمي وکوتاہي نہیں کي پھر بھي ان کي اولاد ہدایت پر نہیں توان کے لیے یہ ایك آزمائش ہے جس سے اللہ تعالي ماں باپ کوآزما رہا ہے ، اور جس نے تربیت کرنے میں

کمي وکوتاہي کي ہے اس کےلیے بطورسزا ہوگي .

سوم :

بیٹي سے سب معاملات میں بائیکاٹ اور قطع تعلقي کرنا اس کي اصلاح کا کوئي مستقل طریقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا توانتقام اور سزا کےزیادہ نزدیك معلوم ہوتا ہے جس کا نتیجہ اس تصور کے برعکس برا نکلےگا جس کا فاعل نے تصور کیا تھا، کیونکہ بچي کا اپنےگھر والوں قریب رہنا اس کا گھر سے فرار ہونےاور گھر سے نکالےجانے سے بہت بہترہے ، کیونکہ بیٹي کا گھرسے نکلنے میں اس فساد سے زیادہ فساد اورخرابي ہے جواسکے گھر میں رہتے ہوئے ہوگي .

اس لیے ہمارے دین میں بذاتہ بائیکاٹ مشروع نہیں ، بلکہ وہ بائیکاٹ مشروع ہے جواصلاح کا موجب ہو اور اگر بائیکاٹ فساد میں اضافہ کا باعث بنے تو بائیکاٹ کرنا مشروع نہیں .

واللہ اعلم .